قید ستم سے چھٹ کے جو زینب وطن چلی
بولی لپٹ کے قبر سے بھیا بہن چلی
کھوکے تمام کنبہ کو یہ خستہ تن چلی
بازو پہ اپنے لے کہ نشان رسن چلی

قیدی بنا کے لے گئے دربار عام میں
بھیا میں پھر کے آئی ہوں بازار شام میں

بھیا وطن کو جاتی ہیں یہ غم کی مبتلی
لیجے سلام آخری یا شاہ کربلا
بھیا یہ منھ ، دکھانے کے قابل نہیں رہا
آئی ندا یہ قبر سے حافظ تیرا خدا

روضہ پہ ناناجان کے فریاد کیجیو
پانی پیو تو پیاس میری یاد کیجیو

محشر اٹھا جو شور قیامت ہوا بپا
پہنچا نبی کے روضہ پہ بیوؤں کا قافلہ
صغری بھی ساتھ ساتھ تھی انکے بڑھے نہ پا
روضہ پہ جاکے نانا کے زینب نے یہ کہا

نانا سلام لیجئیے غم کی ستائی ہوں
پردیس میں حسین کو میں کھوکے آئی ہوں

برچھی سے ہم شبیہ پیمبر ہوا شہید
عباس ابن ساقی کوثر ہوا شہید
مہمان میرا حر دلاور ہوا شہید
بس انتہا یہ ہے کہ بھرا گھر ہوا شہید

بیوؤں کے ساتھ قافلہ سالار آئے ہیں
مردوں میں صرف عابد بیمار آئے ہیں

کر کے اسیر لے گئے ظالم کشاکشاں
سجاد کو پہنائی لعینوں نے بیڑیاں
نانا ہمارے بازو پہ ہے رسی کے نشاں
نانا بتائیں کیا جو ہوئی ہم پہ سختیاں

لاکھو تھے زخم ایک تن پاش پاش پر
دوڑائے گھوڑے شمر نے بھائی کی لاش پر

صغری پکاری صاجو پھٹتا ہے دل میرا
اصغر کہاں ہے جلدی بتادو مجھے ذرا
کیا مجھ سے وہ خفا ہے جواب تک نہیں ملا
ام رباب رونے لگی اور یہ کہا

امت پہ میرے نانا کی قربان ہو گیا
وہ حرملا کے تیر سے بے جان ہو گیا

آئے حرم سرا میں جو سجاد ناتواں
دیکھا کہ رو رہی ہیں شہ دیں کی بیبیاں
کہتی ہے ہائے لٹ گیا جنگل میں کارواں
بسمل خاموش آگے نہیں طاقت بیاں

برپا تھا جن و انس میں ماتم حسین کا
دشمن مٹا سکے نہ کبھی غم حسین کا